Fikr-o-Nasar (Islamabad) 17:7 (1980)



نام کتاب : امتیاز حق

نام مصنف : راجا غلام محمد

ناشر : مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ لاہور۔

صفحات : ۱۳۶ قیمت سات روپے پچاس پیسے۔

زیر تبصرہ کتاب برعظیم پاک و ہند میں مسلمانوں کے اس دور سے بحث کرتی ہے جب مغلیہ سلطنت دم توڑ رہی تھی اور انگریز دنیا کے اس عظیم خطہ میں اپنا تسلط جما رہے تھے افراتفری اور طوائف الملوکی کا دور ایسا ہوتا ہے کہ جمعیت بکھر چکی ہوتی ہے اور منتشر گروہ اپنا اپنا راگ الاپ رہے ہوتے ہیں۔ اور جو قوتیں اقتدار کی گھات میں ہوتی ہیں وہ منتشر گروہوں کو باہم لڑا کر خود مسند اقتدار پر براجمان ہو جاتی ہیں۔ ایسا ہی رویہ انگریزوں نے اختیار کیا اور برعظیم میں بسنے والی مختلف اقوام کو آپس میں لڑایا۔ جس سے ایک جانب تو ان کی توجہ انگریزوں کی یلغار سے ہٹ گئی اور دوسری طرف باہم لڑ کر وہ کمزور ہو گئے۔ یہی اس کتاب کا موضوع ہے۔

تاہم مصنف کے اپنے خیال کے مطابق اس کتاب کا مرکزی موضوع یہ ہے کہ مولانا فضل حق خیرآبادی اور مولانا اسماعیل دہلوی و مولانا سید احمد بریلوی کی دینی، ملی، سیاسی اور تحریک پاکستان کے تعلق سے خدمات کا موازنہ کیا جائے اور مصنف یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مولانا فضل حق خیرآبادی دین و ملت اور امت مسلمہ کے سچے شیدائی تھے۔ جبکہ مولانا اسماعیل دہلوی اور مولانا سید احمد بریلوی اگرچہ جہاد کرتے رہے لیکن وہ بالواسطہ یا بلا واسطہ انگریزوں سے مراعات یافتہ تھے۔ جس کے ثبوت میں انہوں نے جا بجا مدلل حوالے پیش کئے ہیں۔

اس کتاب کی تصنیف سے جناب راجا غلام محمد صاحب یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ دور حاضر کے بعض تاریخ نگار جیسے مولانا غلام رسول مہر مرحوم اور جناب محمد ایوب قادری صاحب نے حقائق سے صرف نظر کر کے مولانا فضل حق کی حیثیت گھٹانے اور دوسرے دونوں علماء کی

طرف داری کر کے انہیں بلند مقام دلوانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ کتاب کا پہلا حصہ (ص ۱۵-۵۵) اس امر سے بحث کرتا ہے۔ کہ جنگ آزادی (۱۸۵۷ء) میں مولانا فضل حق خیرآبادی نے کیا کردار ادا کیا؟ فاضل مصنف علامہ خیرآبادی کے فتویٰ جہاد، دیگر مساعی، بہادر شاہ ظفر سے مشاورت اور عدالت میں ان کی حق گوئی، سزائے قید بعبور دریائے شور اور وہیں قید و بند میں انکی وفات کا ذکر کر کے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ علامہ خیرآبادی ملت اسلامیہ کے بہی خواہ، اسلام کے نڈر سپاہی اور حق گو مجاہد تھے۔ اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ علامہ خیرآبادی کی خدمات لائق تحسین رہیں۔

کتاب کا دوسرا بڑا حصہ (ص ۵۶ - ۱۳۲) اس موضوع سے بحث کرتا ہے کہ مولانا شاہ اسماعیل اور ان کے رفیق کار مولانا سید احمد بریلوی کا کردار مشکوک سمجھا جاتا رہا۔ اور صوبہ سرحد میں حملے کے وقت ان کے عقائد، ان کے کردار اور تحریک جہاد کو شبہہ کی نگاہ سے دیکھا گیا، انہیں انگریز کے جاسوس اور اسلام سے منحرف گروہ سمجھا گیا اور اس کے ثبوت میں انہوں نے معاصر کتب سے اقتباسات پیش کئے ہیں۔

ہماری رائے میں جس موضوع پر فاضل کتاب نگار نے قلم اٹھایا ہے وہ بہت اہم ہے اور اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ہم اپنے اسلاف کے کردار اور اعمال کا بے لاگ جائزہ لیں اس اصول کو پیش نظر رکھ کر جب زیر تبصرہ کتاب پڑھتے ہیں تو اس سے ایک پہلو تو عیاں ہوتا ہے لیکن دوسرے نقطہ نظر کی وضاحت نہیں ہوتی تاہم برعظیم میں مسلمانوں کی تاریخ کے ایک اہم دور سے یہ کتاب بحث کرتی ہے اور محققین کو مواد مہیا کرتی ہے کہ وہ اس موضوع پر اس پہلو سے بھی غور کریں تاکہ حقائق تک پہنچنے میں مدد مل سکے۔

علمی موضوعات پر قلم اٹھاتے وقت ایسی زبان استعمال کی جائے جس سے یہ عیاں نہ ہو کہ کسی پر حملہ کیا جا رہا ہے۔ یا کسی کی پگڑی اچھالی جا رہی ہے۔ تو بحث زیادہ مؤثر اور مفید ہوتی ہے۔ جبکہ "امتیاز حق" میں اس امر کی کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ تاہم ۱۸۵۷ء اور

اس سے قریبی دور کے سیاسی فکری حالات پر مشتمل یہ کتاب مطالعہ پاکستان کے طلبہ کے لئے مفید ہوگی۔ علامہ خیرآبادی کی خدمات کا اعتراف بھی ہو سکے گا۔

مصنف نے جا بجا اشعار بھی اس کتاب میں نقل کئے ہیں۔ بلاشبہ اشعار کی دینی افادیت اور حیثیت ہے لیکن سنجیدہ موضوعات پر قلم اٹھاتے وقت اشعار کا سہارا لینا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔ جبکہ بعض اوقات ایسا کرنے سے موضوع سے انصاف نہیں ہوتا۔ اس لئے سنجیدہ تحریروں میں اشعار کی بجائے قوی اور مضبوط دلائل پیش کرنا زیادہ مناسب ہوگا۔

محمد طفیل

---

جناب ڈاکٹر شیر بہادر خان پنی (ایبٹ آباد) نے ہماری درخواست پر ماہنامہ الاصلاح (سرائے میر) الضیاء (لکھنؤ) معارف (اعظم گڑھ) اور کچھ دیگر رسائل کی سابقہ جلدیں ادارے کو ہدیۃً عطا کی ہیں جس کے لئے ہم ان کے تہ دل سے شکر گزار ہیں۔ امید ہے کہ اہل علم مخیر حضرات ادارے کے کتب خانے کو اس طرح نادر رسائل اور کتابوں سے ہدیۃً یا قیمۃً نوازتے رہیں گے۔

احمد خان

لائبریرین ادارہ